فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومیہ: بذریعہ ڈاک

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | یکم جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۵ ظہور ۱۳۴۹ہش - ۵ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے

انسان کو چاہیئے کہ مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے

"رعایت اسباب ہماری اسلامی شریعت میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی وید یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی فلاں دوا ضرور فائدہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی شخص کیوں مرتا۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا۔ اسی طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اس دنیا سے چل دیئے۔

اس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کی حقیقت کھول دی اور ان کی بیجا شیخی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھا دیا۔ جس قسم کا دعویٰ کیا اسی دعویٰ میں پست اور ذلیل ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کو کسی قسم کا دعویٰ سزاوار نہیں ہمارے والد صاحب مرحوم بھی مشہور طبیب تھے جن کا پچاس برس کا تجربہ تھا وہ فرمایا کرتے تھے کہ حکمی نسخہ کوئی نہیں اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تصرف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے۔ انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یک دفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور چڑھ جاتا ہے۔ کون ان بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے۔ انسان ان حشرات الارض اور سمیات کو کب گن سکتا ہے۔ صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا۔ لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ سکتا جو بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ میں آنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۴ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جو ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں اپنے مکتوب گرامی مرسلہ ۳۱/۷ میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"میری طبیعت ضعف اور چکر اور درد سے چار دن سے بہت خراب رہتی ہے دو دن سے تو سخت ضعف ہے۔"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

• مورخہ یکم ظہور کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم صفی الرحمٰن صاحب خوار شہید شاہد ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سٹوری کا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

• محترم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ بیماری کے دوران کچھ دن مسلسل بے خوابی کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا احباب ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڈھی مربی سلسلہ)

• مکرم حکیم دین محمد صاحب احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے شوگر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ انہیں گو پہلے سے تو افاقہ ہے لیکن کمزوری میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(عباد اللہ گیانی مینجر الفضل ربوہ)

• ربوہ ۴ ظہور۔ آج صبح سات بجے یہاں پر موجودہ موسم برسات کی پہلی موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم بہت خوشگوار ہو گیا ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ظہور ۱۳۴۹ ہش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم الکلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹/۶ ربوہ میں نہایت پیاری باتیں فرمائی ہیں اور ان پیاری پیاری باتوں میں ایک مبلغ کی شان بھی نہایت پیارے انداز سے پیش کی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ مخلصین اس کی راہ میں قربان کریں۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے خوش نہیں ہو سکتا کہ چند سو غیر مخلص بدنیت اس کے حضور پیش کر دو۔ جس طرح بعض لوگ قربانی کرتے وقت جو سب سے لاغر بکرا ہوتا ہے اس کی قربانی کر دیتے ہیں یا بعض لوگ انسانوں کا جسم جو تمام اجسام سے زیادہ اچھا ہے خدا کی نگاہ میں اور فائق بھی زیادہ ہے اس کے گوشت کی بناوٹ جانور جیسی نہیں جانور کے گوشت کو انسانی جسم تحلیل کرتا ہے اور اپنے مطلب کی چیز لے لیتا ہے اور جو اس کے جسم سے مناسبت نہیں رکھتا اسے باہر نکال دیتا ہے فضلے کے ذریعہ سے۔

ایک دفعہ میں لاہور جا رہا تھا کہ لاہور سے دس بارہ میل دور مجھے بیل اور گائیں لاہور کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں۔ میں موٹر میں تھا اور ان کی ہڈیاں نکلی ہوئیں اور گوشت غائب۔ صرف چمڑا اور ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ ان کی شکل میں نے دیکھی۔ میں نے کہا یہ جا رہے ہیں مذبح خانے۔ انسانوں کی غذا بنیں گے۔ ہماری کار نے جب ہارن بجایا تو ان میں سے ایک اسی طرح کا نیم مردہ بیل ہارن کی آواز سنکر اور ڈر کر دوڑ پڑا۔ اور وہ تیس گز ہی دوڑا ہوگا کہ اس کی حرکتِ قلب بند ہو گئی اور مر گیا۔ یہ تو انسان کی مناسب غذا نہیں۔

پس انسان کو بہترین، اشرف المخلوقات بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اشرف ہی اس کو بننا چاہیئے۔ جسمانی قویٰ کے لحاظ سے بھی اور روحانی تربیت کے لحاظ سے بھی۔ پس با اخلاق اور روحانی انسان بنا کر مبلغوں کو باہر بھیجنا چاہیئے۔ وہاں مبلغوں میں سے اسکا اثر ہے جو دعا کرنے والا اور بے نفس ہے اور اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ جب ہم نے خدا کی طرف بلانا ہے تو جو خدا سے دور ہوگا وہ خدا کی طرف کیسے بلائے گا۔ خدا کی طرف تو وہی بلا سکتا ہے جو خدا کا مقرب ہوگا، جس کو اس کا قرب حاصل ہوگا۔ جس کو خود اس کا قرب حاصل نہیں وہ دوسرے کو قرب کی راہیں کیسے دکھا سکتا ہے تو مبلغ کے لئے بنیادی چیز یہ ہے کہ وہ بے نفس ہو، غرور اور تکبر اس میں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا زندہ تعلق ہو۔"

(الفضل ۳۰/۷ صـ۷)

بیشک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم الکلام بھی اس دماغی ترقی کے زمانہ میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس علم الکلام کی بہت سخت ضرورت ہے اور اسی لئے آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصانیف فتح اسلام۔ ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالاتِ اسلام اور اسلامی اصول کی فلاسفی میں اپنے زندہ و پائندہ علم الکلام کی تشریحات نہایت وسیع پیمانہ اور نہایت قابلِ فہم انداز میں دُنیا کے سامنے رکھی ہیں لیکن آپ نے

ھدًی للمتقین

کی رو میں جو عظیم الشان لائحہ عمل ایک مسلمان کے سامنے رکھا ہے وہی دراصل آپ کی بعثت کی بنیادی اغراض و مقاصد ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"۱۸۹۱ء۔ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں:۔

غرضِ بعثت

"مجھے خوب یاد ہے اور میں نے اپنی نوٹ بک میں اس کو لکھ رکھا ہے کہ جالندھر کے مقام پر ایک شخص نے حضرت اقدس امام صادق حضرت میرزا صاحبؑ کی خدمت میں سوال کیا کہ آپؑ کی غرض دُنیا میں آنے سے کیا ہے؟۔۔۔ آپؑ نے فرمایا کہ

"میں اس لئے آیا ہوں تا لوگ قوتِ یقین میں ترقی کریں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۱)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

قسط ۴

زندہ اور کامل دین ـــــ اسلام

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

حقیقتِ اسلام

اسلام خدائے ذوالعجائب کا مقرر کردہ دین ہے۔ اس کے اصل مفہوم و مطلب اور صحیح حقیقت کو وہی بیان کر سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے خود اس دینِ متین کی خدمت و اشاعت اور تبلیغ و ترویج کے لئے مامور و منتخب فرمایا ہو۔ لہٰذا راقم الحروف خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک کلمات میں ہی حقیقتِ اسلام کو قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبتِ ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا ذکسی اور بنا پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسان قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کُنہ تک نہیں پہنچتیں۔ وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (قٓ ع ۲) یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے۔ تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کی آواز سنتا ہے اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندا چولا اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے۔ اور ایک نور کا پیراہن لیتا ہے اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفاتِ کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں اور یہ کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں اور کتنے ہی زلزلے آویں اور بلائیں نازل ہوں اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں اسی دنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ پس تم اس سے خوش ہو۔ اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہلِ دل مذہب اسلام میں اس روحانی بہشت کا مزا چکھ چکے ہیں۔ درحقیقت اسلام وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گزشتہ راستبازوں کا وارث ٹھہرایا ہے اور ان کی متفرق نعمتیں اس اُمت مرحومہ کو عطا کر دی ہیں۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۲۰، ۲۲)

حضرت اقدسؑ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ حقیقتِ اسلام کب کسی شخص کے وجود میں متحقق ہو سکتی ہے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور ہر اک نعمت اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی سرچشمہ کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کا کل کی ساری شکل دکھائی جاوے۔ یعنی شخصِ مدعیِ اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے۔ اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔"

حقیقتِ اسلام کی دو اقسام

"خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا جو حقیقتِ اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جاویں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادتِ تامہ سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک عداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت

کے علوِ مرتبہ کو معلوم کرنے کیلئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کو پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کیلئے دُکھ اُٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔ اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اس کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اس وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اسکی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفسِ امارہ کا نقشِ ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یک دفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محض للہ ہونے کے لئے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی اطاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی پانے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جان کاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کر لے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تکلفات توڑ دے۔

اور خلق کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طُرق کی راہ سے قیامِ ازل نے بعض کو بعض کا محتاج رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور اُن کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۹-۶۲)

اسلام کا زندہ و کامل، دائمی دین اور منجانب اللہ ہونا، اس کا تمام ادیان سے افضل و اعلیٰ ہونا نیز اسلام کا حقیقی مفہوم اور اس کی حقیقت کا بیان اُوپر گزر چکا ہے اب اسلام کی پاک و کامل تعلیمات پر حقیقی عمل کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے ثمرات و برکات اور تجلیات، اس کی نمایاں خصوصیات اور اس کے غلبۂ کلی پر روشنی ڈالنی باقی رہ گئی ہے جو انشاء اللہ القدیر دوسری فرصت میں ضبطِ تحریر میں لائی جائے گی۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ✦

قافلۂ قادیان میں شامل ہونے والے احباب

توجّہ فرمائیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پاکستان سے قافلہ جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ھش (دسمبر ۷۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی ربوہ سے ۱۵ فتح (دسمبر) براستہ گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر ہوگی۔ جو ۱۶ تاریخ کو قادیان پہنچے گا اور وہاں سے واپسی ۲۱ کی شام کو اسی راستہ سے ہوگی جو ۲۲ تاریخ کو بارڈر عبور کرے گا۔

جو اصحاب قافلۂ قادیان میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے ہوں وہ نظارت خدمتِ درویشاں کے مطبوعہ فارم پر اپنے ضروری کوائف کے ساتھ درخواست بھجوا دیں۔ درج ذیل ضروری امور کو ملحوظ رکھا جائے:۔

۱- درخواست دہندہ کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ان تاریخوں میں انڈیا کے سفر کے لئے کارآمد ہو یا وہ خود پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔

۲- ایسے اصحاب جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ تو موجود ہو مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ انڈیا درج کروالیں۔

۳- مستورات قافلہ میں نہیں جائیں گی۔

۴- صرف وہی درخواستیں زیرِ غور لائی جائیں گی جو مطبوعہ فارم پر موصول ہوں گی اور ان پر صدر یا امیر جماعت کی تصدیق درج ہوگی۔ اور درخواست دہندہ شعارِ اسلامی کا پابند ہوگا۔

۵- پاسپورٹ سائز فوٹو کی ایک کاپی ساتھ لگائی جانی ضروری ہوگی۔

۶- درخواستیں یکم ستمبر تک بہر صورت نظارتِ خدمتِ درویشاں میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستیں انتخاب میں نہ آسکیں گی۔

۷- قافلہ میں جو اصحاب منتخب ہو جائیں گے اور اُن کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں ہوگا تو نظارت ہذا ان کے پاسپورٹ بنوانے میں حتی المقدور مدد کرے گی۔ یا جن اصحاب کے انٹرنیشنل پاسپورٹ میں انڈیا درج نہ ہوگا اس میں انڈیا درج کرا دے گی۔ مگر پاسپورٹ کی توسیع نہیں کرائی جا سکے گی۔

(ناظر خدمت درویشاں)

الفضل آپ کا جماعتی روزنامہ ہے اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہنا آپ کا فرض ہے!

زمیندار اصحاب لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجّہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد)

میری امّی جان مرحومہ

اقبال احمد نجم بی اے واقف زندگی جامعہ احمدیہ ربوہ

۲۱ ر جولائی کا دن ہمارے لئے کتنا سخت تھا۔ جبکہ ہمیں خدائی تقدیر کے سامنے بادل نخواستہ سرنگوں ہونا پڑا اور ہماری پیاری امی جان ہمیں ہمیشہ کے لئے بلکتا سسکتا چھوڑ کر راولپنڈی میں مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپکا وجود صفات عالیہ کا مرقع تھا۔ آپ کا ہنس مکھ ملنسار چہرہ ہر ملنے والے کے دل میں گھر کر لیتا تھا۔ آپ پریشانیوں اور تفکرات میں بھی مسکرانا جانتی تھیں۔ بہت دعائیں کرنے والی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر قربان ہو جانے والی روح رکھتی تھیں۔ نہایت صابرہ شاکرہ کم گو دین کے لئے باغیرت حساس اور ہر وقت اس بات کے لئے فکرمند کہ ان کے قول و فعل سے کسی دل کو ٹھیس نہ پہنچے۔ نہایت ذہین بحکمت سنجیدہ صائب الرائے اور تمام گھر کی رونق تھیں۔ نہایت محبت کرنے والی شفیق ماں تھیں۔ جنہیں رویاء صالحہ بکثرت ہوتی تھیں۔

آپ قادیان میں ۱۲ ر فروری ۱۹۲۷ء کو حضرت حشمت اللہ خان صاحب صحابی ابن حضرت نعمت اللہ خان صاحب صحابیؓ کے گھر پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ حضرت منشی رحیم الدین صاحب صحابیؓ ۳۱۳ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا نام سلیمہ بانو نجمہ تھا اور ۱۹۴۳ء میں آپ کی شادی والد مکرم علی محمد صاحب انبالوی ابن بابو محمد بخش صاحب سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس سے ہوئی۔

آپ کو ہمیشہ یہ فکر رہتی تھی کہ آپ کی اولاد دیندار اور نیک ہو خاکسار نے جب وقف کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تو اس عظیم ذمہ داری کے متعلق محترم والد صاحب نے مجھے آگاہ کیا اور تنبیہہ کی کہ سوچ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کمزوری دکھاؤ اور خاندان کے لئے ننگ و عار بنو۔ بلکہ کہا کہ یہ مشکل کام ہے ہر ایک کے بس کا نہیں۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ امی جان مرحومہ کو ابا جان کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی ادھر انہیں کہا کہ آپ اعلیٰ درجہ کی نیکی سے اسے روک رہے ہیں اور ادھر مجھے کہا کہ نیکی کا خیال پیدا ہو تو دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ شیطانی وساوس مشکلات پیدا کر دیتے ہیں جو نیکی کا خیال آتے ہی کر گزرنا چاہیئے۔ فوراً وقف زندگی کا فارم پُر کر دو۔ ایسا کہتے ہوئے انہیں ذرا بھی اس بات کا خیال دل میں نہیں آیا کہ سب سے بڑا لڑکا ہے۔ مالی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے اس کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ بلکہ انہیں اپنے مولیٰ حقیقی پر کامل توکل اور بھروسہ تھا اور یہ تڑپ تھی کہ ان کی اولاد بھی دین کے کام آئے۔ "انسان کو پریشانی اور مشکلات میں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہمت و مردانگی اور اور مستقل مزاجی سے کام لینا چاہیئے اور عجز و انکسار اور خاکساری کے ساتھ خدا کے حضور جھک جانا چاہیئے پریشانی مشکلات تو خدا تک پہنچنے کا زینہ ہوتے ہیں۔"

آپ کا سلوک احمدی غیر احمدی اور خصوصاً ہمسایوں سے بھی بہت اچھا تھا۔ آپ بھی چھوٹے بچوں کو غریب مستورات کے گھروں میں بھیجکر یہ ہدایت فرماتی تھیں۔ کہ صرف دیکھ آؤ اُن کے گھر میں کچھ پکا ہے اور کوئی بات نہ کرنا۔ چنانچہ خاموشی سے آکر رپورٹ کر دیا کرتے تھے۔ آپ انہیں کھانا بھجواتیں کسی کے پاس کپڑے نہ ہوتے تو کپڑے بھجواتیں کوئی اچھی چیز پکاتی تھیں تو ہمسایہ اگھر دن میں ضرور ہی بھجواتی تھیں۔ ہر ایک کے غم و دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں غرضیکہ ہر ایک کے احساسات کا پورا خیال رکھتی تھیں بہنوں کی سہیلیاں کبھی آتیں تو بغیر فیاضت کے اٹھنے نہ دیتی تھیں۔ آپ کی دو لڑکیاں چھوٹی عمر میں فوت ہو گئیں آپ نے یہ صدمات بھی بڑے حوصلے سے برداشت کئے اور جب آپ کے لگاتار چار لڑکیاں ہوئیں تو ایک کم تربیت یافتہ عورت نے طنزاً کہہ دیا کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں اور آپ کو بہت تکلیف ہوئی اور کہا کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی دین پر راضی ہیں اور اس سے کوئی شکوہ نہیں کرتے۔ ہماری ایک بہن فوت ہو گئی۔ جس کا نام نعیمہ تھا۔ اس کی وفات کے بعد ایک بہن اور پیدا ہوئی تو بعض توہم پرست غیر احمدی عورتوں نے کہا کہ "نعیمہ" نام منحوس ہے اس کا نام نعیمہ نہ رکھنا۔ آپ نے توہم پرستی کے خلاف چلتے ہوئے نعیمہ ہی نام رکھا پھر آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ اس کا نام "بشریٰ" بھی رکھدو چنانچہ نعیمہ بشریٰ" نام رکھدیا گیا۔ خدا تعالیٰ کا بھی عجیب سلوک اس کے بندوں سے ہوتا ہے۔ تقریباً ۱۰ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو پسر عطا کیا اور اس کا نام رشتیاق احمد شاکر رکھا جس کی عمر اس وقت ۱۰ سال ہے اور سب سے چھوٹا ہے۔

آپ کے دل میں تبلیغ اسلام و احمدیت کی بہت تڑپ تھی۔ دعا کیا کرتی تھیں کہ اسلام و احمدیت کا غلبہ جلد ہو اور میری اولاد کا بھی اس میں حصہ ہو۔ ایک دفعہ میرا وقف عارضی ٹھٹھا شیر کا ضلع جھنگ میں مقرر ہوا اور میں نے وہاں جا کر تمام حالات لکھے۔ جس کے جواب میں میری امی جان نے مجھے لکھا کہ "خدا تعالیٰ تمہاری کوششوں کو کامیاب کرے اور لوگوں میں بیداری پیدا کرے انہیں بھی اور ہمیں بھی سبکو احمدیت کی تعلیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ وقف کی تحریک نے تبلیغ کے اچھے مواقع پیدا کر دئے ہیں۔ اخلاص سے کام کرنے والے کی مشکلات خود بخود دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور آئندہ کے لئے تجربہ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری ہر میدان میں رہنمائی فرمائے اور کامیابی عطا کرے اور تشنہ روحوں کی پیاس احمدیت کے پانی سے بجھائے۔"

آپ کے دل میں خلافت کی بڑی قدر و منزلت تھی اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر خود چلنے اور اپنی اولاد کو چلانے کی ایک تڑپ تھی۔ اسی لئے وہ ہمیشہ مجھے بزرگوں کو دعا کے لئے لکھنے کی ترغیب دیتی رہتی تھیں۔ آپ کو سلسلہ کے لٹریچر سے بڑا لگاؤ تھا۔ تلاوت قرآن پاک بلاناغہ کرتی تھیں اور کتب اور اخبارات کا مطالعہ بھی کرتی تھیں آپ کا حافظہ بڑا اچھا تھا۔ ہزاروں اشعار زبانی یاد تھے۔ کبھی گھر میں بیت بازی کے لئے دو ٹیمیں بنا لیتیں اور مقابلہ کرواتیں۔ جس طرف آپ ہوتیں وہ طرف ہمیشہ جیتتی تھی۔ قادیان میں رہائشی مکان تھا اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رہائشی مکان بھی قریب تھا دونوں گھروں میں بڑے اچھے مراسم تھے۔ کچھ اس وجہ سے اور کچھ اپنی طبیعت کیوجہ سے حضرت ڈاکٹر صاحب کا کلام بہت پسند تھا۔

ابا جان نے بتایا کہ وفات تک کوئی نماز ترک نہ کی۔ ایک ہسپتال میں داخل کرنے کے بارہ میں ابا جان نے کہا تو ناپسند فرمایا اور کہا وہاں پر رشوت لے کر داخل کرتے ہیں۔ رشوت لینے اور دینے والا ایک جیسا ہوتا ہے۔ میں اس ہسپتال میں داخل نہیں ہوں گی۔ گھر میں ہی رہ کر علاج کرواؤں گی۔ چنانچہ یہ منظور تھا کہ ڈاکٹر کو گھر بلانے کی فیس جتنی مانگے دی جائے۔ مگر آپ قال اللہ قال الرسول کے برخلاف یہ برداشت نہیں کر سکتی تھیں کہ رشوت دے کر کوئی کام کروایا جائے۔ طہارت پاکبازی بہت تھی جس دن وفات ہوئی ہے اس دن غسل کیا نئے کپڑے پہنے اور یوں لگتا جیسے آپ روانگی کے لئے تیار ہوا کرتی تھیں آپ نے اپنی بیماری میں بہت برداشت اور حوصلے سے کام لیا۔ ۴۰-۵۰ روز قبل چپکے سے ابلیس اللہ کی انگوٹھی اور گھڑی اتار کر رکھدی اور پھر باندھی نہیں چابیاں جیب سے نکال کر رکھ دیں۔ لیکن کسی نے نہ دیکھا اور نہ کسی کو کچھ احساس ہوا۔ ڈاکٹر تسلی دے رہے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے آپ کو بلاوا آچکا تھا۔ بچوں کو بڑے غور سے دیکھتی تھیں جب کوئی انہیں دیکھتا تو نظریں نیچی کر لیتی تھیں سوچتی ہونگی کہ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ ۱۰-۱۰ روز قبل ایک دن تکلیف زیادہ تھی۔ چھوٹی ہمشیرہ نے کہا۔ امی جان حوصلہ کریں آپ تو بہت صابر ہیں تو فرمانے لگیں میں نے تو بہت حوصلہ کیا ہے۔ اب تمہارے حوصلے کا وقت ہے سچ کہا تھا۔ ہمارے حوصلے کا نہایت سخت امتحان درپیش ہو گیا اور وہ اپنے پیارے خدا کو پیاری ہو گئیں۔

۲۲ ر جولائی حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور قبر کی تیاری پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال نے دعا فرمائی اور پیاری امی جان کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ ربوہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بہت سے مخلصین کی دعاؤں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گذشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے۔ اب نئے سال کا داخلہ ۵ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے کورس چار سالہ ہے معیار داخلہ میٹرک ہے قابل اساتذہ بہترین ماحول اور تعلیم۔ ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اخراجات کالج اور ہوسٹل واجبی ہیں۔

طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ مزید معلومات کے لئے پرانسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کا تربیتی اجتماع

اس سال خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۷۰ء سے ۱۷ اگست سنہ ۱۹۷۰ء تک مسجد احمدیہ شہر گجرات میں ہوگا۔ قائدین مجالس خود بھی اور خدام و اطفال بھی اس میں شریک ہوں۔

(قائد ضلع گجرات)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں شعبہ بیالوجی کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار ایف ایس سی پاس ہوگا تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ سائنس کے مضامین کے ساتھ میٹرک پاس امیدوار بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰/۵-۱۶۰/۶-۲۲۰ ہے اسامی مستقل ہے۔ ربوہ میں رہائش کے خواہشمند توجہ کریں۔ یہ اسامی یکم اکتوبر کو پُر کی جائیگی۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بنام پرنسپل آنی چاہئیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ مجالس مقامی۔ قائدین اضلاع۔ قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

بتاریخ یکم اگست سنہ ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حامد اقبال B.Sc. B Ed. ٹیچر مسلم سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سیرالیون کا نکاح سلیمہ ثریا ڈار بنت نذیر احمد صاحب ڈار ساکن فیلڈ لندن کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ حامد اقبال صاحب چونکہ اسی وقت فری ٹاؤن میں ہیں اس لئے انہوں نے اپنی طرف سے اپنے والد چوہدری عبدالرؤف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر پورہ ہیران سیالکوٹ کو وکیل مقرر کیا تھا سلیمہ ثریا اور اسکے والد نذیر احمد صاحب اس وقت لندن میں ہیں لہذا انہوں نے عبدالکریم صاحب ڈار ساکن پورن نگر سیالکوٹ کو وکیل مقرر کیا تھا۔ عبدالکریم صاحب نذیر احمد صاحب ڈار کے والد اور ثریا کے دادا ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نکاح دونوں خاندانوں کے باعث خیر و برکت بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو طلباء اور طالبات امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں حصہ لیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔

۵۴۔ مکرم ملک حبیب احمد صاحب گوجرانوالہ ۱۰-۰۰
۵۵۔ مکرم محمد داؤد صاحب طاہر دارالعلوم شرقی ربوہ ۵-۰۰
۵۶۔ بچگان ملک نصر اللہ خاں صاحب نیلہ گنبد لاہور ۵-۰۰
۵۷۔ محترمہ نصرت ناہید صاحبہ منڈی مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ ۵-۰۰
۵۸۔ مکرم فرحت احمد صاحب ابن بشارت احمد صاحب کوئٹہ ۵-۰۰

دیگر طلباء اور طالبات کو بھی چاہیئے کہ اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ
اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) شروع ہے۔ جو کہ ۳ اگست تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا نیز ۴ اگست سے ۱۸ اگست تک پانچ روپے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ ہوگا

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں)

سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہے۔

انٹرویو:۔ روزانہ ۸ بجے صبح سے ۱ بجے شام تک۔ ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۹ھش/۱۹۷۰ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔
۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجلس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس سے ایک سوال ماہ وفا (جولائی) ختم ہو گیا ہے لیکن ابھی بہت سی مجالس نے ماہ تبلیغ اور ماہ احسان کی اور جولائی کی رپورٹیں بھجوائی ہیں جن مجالس نے مندرجہ بالا دو ماہ کی رپورٹیں ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع پتہ	وعدہ	ادائیگی
محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی ریٹائرڈ تحصیلدار دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
" چوہدری محمد احسن صاحب وزیر آباد	۲۰۰۰	
" مشتاق احمد صاحب منجانب دادا خود حضرت مولوی فضل دین صاحب کھاریاں	۱۰۰۰	
" " " دادی جان محترمہ زینب بی بی صاحبہ "	۱۰۰۰	
" " " والد حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب "	۱۰۰۰	
" " " والدہ خود فضل بیگم صاحبہ "	۱۰۰۰	
" " " جنت بی بی والدہ فضیلت بیگم اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب "	۱۰۰۰	
" مرزا سعید بیگ صاحب پرانی منڈی پتوکی	۵۰۰	۳۰۰
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد یعقوب صاحب دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰۰	۱۰۰
" امۃ الرشید صاحبہ زوجہ محمد احمد صاحب بھٹی " "	۵۰۰	۱۰۰
محترم مولوی محمد اظہر صاحب تیج گاؤں مشرقی پاکستان	۵۰۵	
" مطیع الرحمٰن صاحب " "	۵۷۰	
" شیخ ظفر احمد صاحب ابن شیخ عبدالرحیم صاحب لاہور	۲۰۰۰	
" لطیف احمد صاحب آف منصوری "	۵۰۰	۲۰۰
" حکیم الرحمٰن صاحب مع اہلیہ "	۵۰۰	۲۵
" عطاء الرحمٰن صاحب مع والد غلام محمد صاحب "	۶۰۰	
محترمہ بیگم نسیم حسین صاحب "	۵۰۰	۵۰۰
محترم میجر محمد اشرف صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰۰۰	
محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالمالک صاحب لاہور	۵۱۰	۳۰۰
محترم قاضی محمد شریف صاحب منجانب آمنہ بیگم مرحومہ اہلیہ خود "	۵۰۰	۳۰۰
" حافظ عبدالکریم صاحب فضل ریڈیو "	۲۰۰۰	
" چوہدری غلام اللہ صاحب "	۵۰۰	۱۰۰
" سعید اللہ خان صاحب "	۲۰۰۰	
" رانا بشیر احمد صاحب "	۵۱۰	
" چوہدری عنایت اللہ حصاری صاحب مع اہل و عیال "	۵۰۰	۱۰۰
" قاضی منظور احمد صاحب ۲۷/۴ دارالبرکات ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری غلام رسول صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ لائلپور	۵۰۵	۲۰۵
" عطاء اللہ صاحب ارائیں ٹنڈوالہ یار حیدرآباد	۵۰۰	۵۰۰
محترمہ کوثر پروین صاحبہ بنت چوہدری پیر احمد صاحب مرحوم چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵۰۰	۵۰۰
لجنہ اماء اللہ دارالصدر غربی الف ربوہ	۲۰۰۰	
محترمہ صفیہ اشرف صاحبہ منجانب حضرت بھائی محمود احمد صاحب "	۵۰۰	۲۰۰
لجنہ اماء اللہ حلقہ سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا	۱۱۸۶	
جماعت احمدیہ چک ۱۶۸/۱۴ شمالی (متفرق افراد) منگلا	۸۹۲	
محترم چوہدری محمد علی صاحب زمیندار و کمیشن ایجنٹ باندھی نواب شاہ	۱۰۰۰	
" رئیس الٰہی بخش خان صاحب و رئیس اللہ بخش خان صاحب " "	۵۰۰۰	
" قاسم علی صاحب خادم جھنگڑ حاکم والا شیخوپورہ	۲۰۰۰	۱۰۰۰
" مشتاق احمد خالد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
" حمید اسلم قریشی ایڈووکیٹ لاہور	۵۰۰	۱۰۰
" سلیم الدین احمد صاحب کھلنا مشرقی پاکستان	۶۰۰	
" پرویز احمد صاحب حیدرآباد	۵۰۰	
" نور محمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۵۰۰	۱۰۰

مجالس انصاراللہ اور وقارِ عمل

ایک عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر رہنے کے بعد جب چالیس سال کی عمر ہونے پر ہم مجلس انصاراللہ کے ممبر بنتے ہیں تو "وقار عمل" لازمی طور پر ہماری عادت ثانیہ بن جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ عادت کو قائم بھی رکھا جا سکتا ہے اور اسے چھوڑا بھی جا سکتا ہے اگر جوانی کی اس مفید عادت کو ہم التزام کے ساتھ قائم رکھنے کی کوشش نہ کریں تو یہ عادت چھوٹ جائیگی اور ہم دیگر نقصانات کے علاوہ یہ نقصان بھی اٹھائینگے کہ زندگی کے ایسے حصہ میں جس میں تھوڑی بہت جسمانی مشقت صحت کے برقرار رکھنے کے لئے ازبس ضروری ہے ہم اس سے محروم ہو جائیں گے۔ اور صحت کو برقرار نہ رکھ سکیں گے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نوجوان بہت سی باتوں میں اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں یا کم از کم یہ ضرور دیکھنا چاہتے ہیں کہ جس بات کی انہیں تلقین کی جا رہی ہے وہ ان کے بڑے بھی کرتے ہیں یا نہیں۔

پس ان باتوں کے پیش نظر ہر مجلس انصاراللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے ممبروں کے لئے وقار عمل کے مواقع بہم پہنچائے۔

(قائد ایثار)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی عزیز محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور بعارضہ دل سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ نیز میری اہلیہ عرصہ پانچ سال سے جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ سب بہن بھائیوں سے ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

۲۔ میرے چھوٹے بھائی فتح محمد خان دارالنصر غربی ایک عرصہ سے سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں اور بیروزگار ہیں ان کی مشکلات کے ازالہ اور باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سلطان محمد خان ڈیرہ بکھا۔ ضلع بہاولپور

۳۔ میرے ماموں جان محمد آباد اسٹیٹ میں کافی دنوں سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد عارف کراچی)

۴۔ میرے بھائی جان محترم ملک مسعود احمد صاحب کی طبیعت آجکل خراب ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک نجیب احمد جیکب آباد)

۵۔ میرے عزیز دوست شیخ محمد اسحٰق صاحب کی بچی عمر گیارہ ماہ کی ایک ٹانگ پر فالج کا اثر ہو گیا ہے۔ بچی ٹانگ نہیں ہلاتی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(قریشی عبدالرحمٰن عفی عنہ سکھر)

۶۔ میرے برادر بزرگ محترم شیخ سلطان علی صاحب پنشنر محلہ دارالیمن ربوہ دو ہفتہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ علاوہ صالحہ سے ابھی افاقہ نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے پریشانی بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے بھائی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(شیخ نادر علی ربوہ)

(M. P. E) ایم۔ پی۔ ای
آٹو زور کشاب
ہر قسم کی کاروں کی ٹیوننگ [illegible]
۱۸۲۔ سرکلر روڈ لائل پور (بالمقابل گورنمنٹ گرلز کالج)

نیکی کے اعلیٰ معیار پر کبھی خدا پرست کے سوا کوئی شخص قائم نہیں ہو سکتا

جو شخص قیامت پر یقین نہیں رکھتا وہ نیکی کے آخری غلبہ پر بھی یقین نہیں رکھ سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ الماعون کی آیت ارئیت الذی یکذب بالدین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ارئیت الذی یکذب بالدین کے ایک معنے یہ ہوئے کہ مجھے بتا تو سہی کہ وہ کون لوگ ہیں جو یہ یقین نہیں رکھتے کہ آخر نیک اعمال ہی کی فتح ہوتی ہے جو شخص بھی یہ خیال رکھے گا کہ نیک اعمال کی فتح ضروری نہیں وہ بدی میں ضرور مبتلا ہوگا جیسے ہماری پنجابی زبان میں کہتے ہیں

ایہہ جگ مٹھا تے اگلا کن ڈٹھا

جس شخص کا یہ عقیدہ ہوگا کہ نیکی آخر کار غالب نہیں آتی وہ لازماً بدی میں مبتلا ہو جائے گا کیونکہ اس کو روکنے والی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ کوئی بدی کے مقام سے کھینچنے والا جذبہ اس کے اندر کام نہیں کر رہا ہوگا وہ سمجھے گا کہ بہرحال میں نے اپنا یا اپنی قوم کا کام کرنا ہے اگر اس کے لئے مجھے بُرا ذریعہ اختیار کرنا پڑے گا تو میں بُرا ذریعہ اختیار کر لوں گا اور اگر اچھا ذریعہ اختیار کرنا پڑا تو اچھا ذریعہ اختیار کر لوں گا۔ نیک ذریعہ اختیار کرنے میں چونکہ قربانی کرنی پڑتی ہے اس لئے یہ لازمی بات ہے کہ ایسا شخص گناہ اور بدی کے راستوں کو زیادہ اختیار کریگا۔ لیکن جو شخص یہ سمجھے گا کہ آخر نیکی ہی کی فتح ہوتی ہے یہ لازمی بات ہے کہ وہ اپنے نفس کو روکتا رہے گا اور سمجھے گا کہ اگر مجھے عارضی نقصان پہنچتا ہے تو کیا حرج ہے میں عارضی فائدہ کے لئے اپنا دائمی نقصان کیوں کر لوں۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خیال کہ آخر میں نیکی کی فتح ہوتی ہے کبھی بھی قیامت پر یقین کے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔ جو شخص قیامت پر یقین نہیں رکھتا وہ نیکی کے آخری غلبہ پر بھی کبھی یقین نہیں رکھ سکتا۔۔۔۔ لیکن جو شخص اُخروی زندگی پر ایمان لاتا ہے وہ اعمال کا انجام کلی طور پر اس دنیا میں دیکھنے کا منتظر نہیں ہوتا وہ سمجھتا ہے کہ اگر نیکی پر کاربند رہتے ہوئے مجھے یا میری قوم کو نقصان پہنچتا ہے تو پہنچنے دو میرے اس دنیا کے نقصان کو اگلے جہان میں پورا کر دیا جائے گا۔ ایسا شخص نیکی کے قیام کے لئے بُرے ذرائع کو استعمال کرنے کی نہ جرأت کرتا ہے اور نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہے کیونکہ وہ اس دنیا کو اگلی دنیا کی ایک کڑی سمجھتا ہے اور اس امر پر یقین رکھتا ہے کہ نیکی بہرحال غالب آئے گی خواہ اگلے جہان میں ہی کیوں نہ غالب آئے۔ یہی وجہ ہے کہ نیکی کے اعلےٰ معیار پر کبھی خدا پرست کے سوا اور کوئی شخص قائم نہیں ہوا۔"

(تفسیر کبیر سورہ الماعون صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

ضرورت انسپکٹر

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو دینی معلومات رکھنے والے پختہ عمر کے ایک ایسے انسپکٹر کی ضرورت ہے جو مجالس انصار اللہ میں جاکر انصار اللہ کے کام کا جائزہ لے سکے۔

ایسے دوست جو اپنے اندر دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ صدر صاحب مقامی اور زعیم انصار اللہ مقامی کی سفارش سے اپنی درخواست جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ملٹری ریٹائرڈ دوست ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ کم از کم تعلیم مولوی فاضل یا میٹرک تک ہو۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تحریک جدید سے تعاون کرنیوالوں کیلئے بشارت

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اس سے کما حقہٗ مستفیض ہوں

یوں تو تحریک جدید کے آغاز میں ہی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کی جملہ ذیلی تنظیموں کو تحریک جدید سے بھرپور تعاون کرنے کی تلقین فرمائی تھی مگر انصار اللہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۶۸ء سے تحریک جدید کے لئے حسب ذیل الفاظ میں خصوصی طور پر مکلف فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد انصار کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ فرمایا:۔

"دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار اللہ پر ڈالتا ہوں۔"

انصار بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید سے کما حقہٗ تعاون کرنے والوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بشارت کا اظہار کیا گیا جس سے مستفیض ہونا انصار اللہ کے لئے برکتوں کے کئی دروازے کھولنے کا موجب ہو سکتا ہے فرمایا:۔

"ہمارے سیکرٹری اگر اخلاص اور مذہبی جنون سے کام کریں تو یہی عہدے ان کو ولی اللہ بنا سکتے ہیں۔"

اس بشارت سے مستفیض ہونا انصار اللہ کی مساعی پر منحصر ہے۔ انہیں تحریک جدید کا کام سپرد کر کے ولایت کا دروازہ ان پر کھولا گیا۔ انصار اللہ کے عہدیداروں کو اپنی ذمہ داری کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے تحریک جدید سے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے تاکہ مذکورہ بشارت کے مطابق وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ماہانہ رپورٹوں میں مجالس کی ان مساعی کا اندراج نظر انداز نہ کیا جائے جو وہ تحریک جدید کے سلسلہ میں عمل میں لاتی ہیں۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ایک مخلص احمدی نوجوان کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم وسیم احمد صاحب جو محترم خان بہادر رحمت اللہ صاحب مرحوم کے منجھلے بیٹے تھے عین عالم شباب میں جبکہ ان کی عمر صرف ۳۴ سال تھی مورخہ ۲۱ جولائی کی شام ۴ بجے بمقام فرینکفورٹ مغربی جرمنی میں ایک مختصر آپریشن کے دوران وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک مخلص اور باغیرت احمدی نوجوان تھے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ میرے مرحوم بھائی کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کے لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ اس سانحہ عظیم کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار شاہد ظفر اللہ بن خان بہادر رحمت اللہ صاحب مرحوم
۱۰۴ اسی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک بیلدار کی فوری ضرورت ہے۔ دیانتدار اور محنتی کو ترجیح دی جائے گی۔ اسامی مستقل ہے۔

گریڈ ۱-۷۵/۱-۶۵-۸۵ میں ابتدائی تنخواہ -/۶۵ روپے ماہوار ہوگی۔ خواہشمند اپنی درخواستیں پرنسپل کے نام بھجوائیں۔

(پرنسپل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴